Regd No L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳	۲۲ شہادت ۱۳۲۸ھش	۲۲ اپریل ۱۹۴۹ء	نمبر ۹۱

نزد و دور سے

کراچی ۲۱ اپریل۔ پاکستان میں ایران کے نامزد سفیر مسٹر علی نصر ہفتے کو دار الحکومت پاکستان پہنچ جائیں گے۔ مسٹر نصر ایران کے قدیمی اور با اثر خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ اور سفیر معین ہونے سے پہلے تین مختلف موقعوں پر ایرانی کابینہ کے رکن رہ چکے ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں آپ کو چین میں ایرانی سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ گذشتہ کابینہ میں آپ ہوم منسٹر تھے۔ آپ کے موجودہ تعین کا فیصلہ گذشتہ فروری میں ہوا تھا۔ (دستار)

طہران ۲۱ اپریل۔ ایران کی خلاف قانون سیاسی پارٹی تودہ نامی کے تین اور لیڈر وں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شاہ ایران کو قتل کرنے کی سازش سے لیکر آج تک یہ تعداد ۲۳ تک پہنچ چکی ہے۔ (دستار)

کراچی ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت پاکستان کلکتہ میں پاکستانی سی مین ویلفیر آفیسر کا تقرر بہت جلد کرنے والی ہے۔ یہ آفسر ہندوستانی جہاز ران کمپنیوں سے کام کرنے والے پاکستانی ملاحوں کے مفاد کی دیکھ بھال کیا کرے گا۔ (دستار)

قاہرہ ۲۱ اپریل۔ الاہرام کی اطلاع کے مطابق امام یمن نے دو حکمنامے جاری کئے ہیں۔ ایک میں نئی کابینہ کی تشکیل اور دوسری میں تیس ارکان کی ایک مجلس وضع قوانین کے قیام کا ذکر ہے۔ (دستار)

ایک آواز اور ایک پلیٹ فارم۔ ایک جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ

اسلامیان لاہور سے محترمہ فاطمہ جناح کا ولولہ انگیز خطاب

لاہور ۲۱ اپریل۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے آج شام گول باغ میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:- ایک آواز۔ ایک پلیٹ فارم اور ایک جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ کامیابی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ اٹھو۔ اپنے آپ کو منظم کرو۔ تمہاری موجودہ کشمکش اور انتشار سے مجھے روحانی صدمہ پہنچا ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے فرمایا۔ پاکستان بن چکا۔ اور ہمیں آزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہے۔ لیکن اس کو قائم رکھنا تمہارا کام ہے۔ سب سے پہلی چیز نظم و ضبط ہے۔ جس پر قائد اعظم ہمیشہ زور دیتے رہے۔ اس کے بعد بے لوث خدمت کا پاک جذبہ ہے۔ ان چیزوں کو لازم جانیئے۔ اور ان پر کاربند ہو کر پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترمہ نے فرمایا۔ پاکستان کو اس کے حصہ کے مطابق جتنا کچھ ملنا چاہیئے تھا اتنا نہیں ملا۔ لیکن پاکستان کے پاس سب سے بڑی چیز روحانی قوت ہے۔ لیکن اگر آپ دولت ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ تو پھر آپ کو پاکستان کے استحکام اور تعمیر میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس وقت ہمیں اپنی قوت اور تمام وسائل کو مجتمع کر کے دنیا کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریاں اٹھانے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ عام لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ ہمارے ہاں مخلص رہبروں کی کمی ہے۔ لیکن یہ محض پراپیگنڈا ہے۔ اس خیال کو ہمیں دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں میں رہنمائی کرنے کی اہلیت رکھنے والا کوئی نہیں ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح نے ان سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے جو پیشتر ازیں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب اور خواتین مسلم لیگ کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے۔ فرمایا۔ جن پرجوش جذبات کا آپ نے اظہار فرمایا ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ قائد اعظم کے ساتھ آپ نے جس قابل قدر محبت کا اظہار کیا ہے۔ اس کا عملی ثبوت آپ اسی طرح دے سکتے ہیں کہ آپ ان اصولوں پر کاربند ہوں۔ جن پر عمل پیرا ہونے کی قائد اعظم ہمیشہ آپ کو تلقین فرماتے رہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

نوٹوں کی تبدیلی کا شعبہ

پشاور ۲۱ اپریل۔ آج پشاور میں پاکستان سٹیٹ بنک کے شعبہ اجراء نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ شعبہ ناقص نوٹوں وغیرہ کی تبدیلی کا کام بھی کرے گا۔ اور اسی شعبہ اجرا کی وساطت سے ۲۹ جون تک ہندوستانی نوٹ بھی تبدیل کر دئے جا سکیں گے۔

چین میں پھر جنگ

نانکنگ ۲۱ اپریل۔ چینی کمیونسٹوں اور نیشنلسٹ حکومت میں جو صلح کی بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ناکام رہی۔ نیشنلسٹوں نے کمیونسٹوں کی من مانی شرائط کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف کمیونسٹوں کے کمانڈر نے انہیں ہر محاذ پر لڑائی جاری رکھنے۔ رجعت پسند طاقتوں کا صفایا کرنے اور جنگی مجرموں کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق کمیونسٹ فوجیں دریائے یانگسی کو عبور کر چکی ہیں۔

حیدر آبادی لیڈروں کا احتجاج

حیدر آباد ۲۱ اپریل۔ حکومت ہندوستان کے ریاستی محکمے نے حیدر آباد کے متعلق جو پمفلٹ شائع کیا تھا۔ حیدر آبادی ۱۲ لیڈروں نے اس پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے ریاستی محکمے کی طرف سے حیدر آباد ...

لیاقت ایٹلی ملاقات

لندن ۲۱ اپریل۔ آج پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں نے ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ پر برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی سے غیر رسمی گفتگو کی۔ یہ ملاقات دولت مشترکہ کے ابتدائی اجلاس کے متعلق تھی۔ اس غیر رسمی گفتگو کے بعد آپ نے دعوت استقبال میں شرکت کی۔ بیگم لیاقت علی خاں بھی اس دعوت استقبال میں شامل ہوئیں۔

دعوت استقبال کے بعد تمام وزرائے اعظم نے بکنگھم قصر پر بادشاہ سلامت کے ساتھ لنچ تناول فرمایا۔

چٹاگانگ کے لئے اصلاحی سکیمیں

ڈھاکہ ۲۱ اپریل۔ حکومت پاکستان نے چٹاگانگ کی بندرگاہ سے متعلقہ اصلاحی سکیموں میں سے بیشتر کو منظور کر لیا ہے۔ ان اصلاحات کے ماتحت ۹ نئے ... کی تعمیر اور چار ... کی ترمیم تشکیل عمل میں آئے گی۔

... کی سیاسی جماعتوں لعد راشٹہ عامہ پر جو تبصرہ ہوا ہے۔ اسکی مذمت کرتے ہوئے ہندوستانی کی حکومت کی ذہنیت پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور حیدر آباد میں غیر ریاستی حاکموں کے تسلط کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ ان لیڈروں نے حکومت ہندوستان سے یہ بھی مطالبہ ...

آزاد فوجوں کو غیر مسلح نہیں کیا جائیگا

لاہور ۲۱ اپریل۔ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار محمد ابراہیم نے آج مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام یوم اقبال کی دوسری نشست میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مسئلہ کشمیر آج کل انتہائی نازک مرحلے سے گذر رہا ہے۔ ان کشمیری مسلمانوں سے جو ڈوگرہ راج کی بدولت ایک عرصہ دراز تک ظلم و ستم کا نشانہ بنے رہے ہیں۔ یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ غیر مسلح ہو کر بالکل نہتے ہو جائیں۔ حالانکہ اسے کشمیر اور پاکستان دونوں خطوں کے عوام ہرگز برداشت نہ کریں گے۔ کہ کشمیر کے سرفروش مجاہدین کو غیر مسلح کیا جائے۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا۔ تو پھر وہ دن ہمارے لئے قیامت سے کم نہ ہوگا۔ خدا وہ دن نہ لائے۔ کہ ہم خود ایسی ناانصافی پر صاد کر کے خود ہی اپنی تباہی کو خیر مقدم کہنے والے نہیں۔ حکومت پاکستان پہلے ہی یہ بات مان چکی ہے۔ کہ قبائلی اور پاکستانی فوجیں کشمیر سے باہر آ جائیں۔ اور ہندوستانی فوجیں ایک محدود تعداد میں وہاں مقیم رہیں۔ تو ایسی حالت میں جبکہ ہندوستانی فوجوں اور ڈوگرہ فوجوں کا ایک حصہ وہاں موجود ہوگا۔ پھر آزاد فوجوں کو غیر مسلح کرنے کا فتنہ کھڑا کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کی نیت خراب ہے۔ اور وہ ایک بار پھر ہم کو نہتہ کر کے ہمارے ساتھ بھیڑ بکریوں کا سا معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ (دستار ریوڈر)

الحمد للہ

دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا اور محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ع ۳۸ میکلگن روڈ ... سے شائع کیا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مارشیس کے ایک احمدی بھائی کی جلسہ سالانہ پر تقریر

جلسہ سالانہ ربوہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں بیرونی ممالک کے بعض احمدی بھائیوں نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ جرمن نومسلم بھائی ہر عبدالشکور کنزے صاحب اور ماریشس کے باشندہ برادرم احمدیہ اللہ صاحب بھی جلسے میں شامل ہوئے۔ اور مختصر تقریر فرمائی۔ احمدیہ اللہ صاحب نے انگریزی میں جو تقریر فرمائی۔ اس کا ذکر جلسے کی روئداد میں آچکا ہے۔ آج آپکی تقریر کا مفصل ترجمہ ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب وکیل التبشیر نے کیا ہے۔

(ادارہ)

یہ خدا کا فضل ہے کہ مجھے نئے مرکز ربوہ کے اس تاریخی جلسے میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ مجھے قادیان کی زیارت میسر نہ ہو سکی۔ میرے لئے یہ زندگی میں پہلا موقعہ ہے۔ کہ میں اپنے وطن یعنی جزیرۂ ماریشس سے باہر کی دنیا میں آیا ہوں۔ چار ہزار میل دور سے آنے کے بعد پھر قادیان کی زیارت سے محروم رہنا میرے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ لیکن بہر حال میں جب یہاں سے جاؤں گا۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسکے ملہم من اللہ امام کے متعلق پہلے سے بہت زیادہ محبت اور فخر کے جذبات لے کر جاؤں گا۔ افراد کی زندگی میں جس طرح تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ اسی طرح قوموں پر بھی انقلاب آتے رہتے ہیں۔ آج کفر کی طرف سے خدائے رحمان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے آج اس وادیٔ غیر ذی زرع میں ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ ہم کفر کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اور خواہ کچھ ہو جائے ہم خدا کی رضا کو دنیا میں قائم کرکے رہیں گے۔ میں اس یقین سے لبریز ہوں۔ کہ میں انشاء اللہ واپس آؤں گا۔ تو اس وقت قادیان آزاد ہوگا اور احمدیت کا جھنڈا اپنی پوری شان اور فخر کے ساتھ منارۃ المسیح پر لہرا رہا ہوگا۔ شاید میرے خدا کو یہ منظور نہیں کہ میں جسمانی طور پر غلام اور پابند قادیان کو دیکھوں۔ میں جسمانی کا لفظ اس لئے بول رہا ہوں کہ روحانی طور پر ہم مغلوب نہیں ہیں۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔ انسانی جسم کی طرح خدا کا قانون بھی ارتقاء کی منزلوں سے گزر رہا ہے۔ ہم دو منزلیں طے کر چکے ہیں۔ اور تیسری منزل میں سے گزر رہے ہیں۔ جو صراط مستقیم یعنی آزادی اور شہادت کی منزل ہے۔ اور اب ہمیں کوئی روک نہیں سکتا۔

آج بھی عام لوگ اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ کہ ہم نے خدا کے فضل سے کتنی ترقی کر لی ہے۔ آتے وقت جہاز پر ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ دیکھنا یہ دو تین آدمی مرزائی ہیں ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ میں نے اس شخص کو بتایا کہ میں خود احمدی ہوں۔ اور پیدائشی احمدی ہوں۔ اور یہ کہ سنہ ۱۸۷۸ء سے میرے جزیرہ کے لوگ مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان

میرے جواب پر وہ شخص بہت متعجب ہوا۔ اور کہنے لگا کہ کیا مرزا صاحب کا مذہب پنجاب سے اتنی دور پہنچ گیا ہے۔ دنیا کے لوگ اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ کہ خدا کی افواج کب اور کیسے حملہ کرتی ہیں۔ جب خدائی حملہ ہوتا ہے۔ تو دشمن اس طرح منتشر ہو جاتا ہے۔ جیسے دھواں فضا میں اڑ جاتا ہے۔ احمدیت کو تباہ کرنے کی کوشش کرنا سخت حماقت ہے۔ دنیا کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اسلام ایک زندہ حقیقت ہے۔ جو ہماری مخالفت کرتا ہے وہ ساری دنیا کے خلاف ہے۔ کیونکہ دنیا کا کوئی ملک نہیں جس میں احمدی موجود نہیں اور تمام احمدی ایک ہی جسم کے مختلف اعضا ہیں۔ جب پنجاب کی تقسیم ہوئی۔ ان دنوں ہم نہائت بے تابی کے ساتھ قادیان کی خبروں کا

میں سے بعض نے سنہ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیعت کے خطوط لکھ دیئے

انتظار کیا کرتے تھے۔ اور جب ہمیں یہ معلوم ہوا کہ قادیان دشمن کے قبضہ میں آگیا ہے۔ تو ہم ملہم

ابنِ مسیحا کی دُعائیں

دلچسپ و دلآویز ہیں ربوہ کی فضائیں
ہر ذرۂ وادی کے رگ و پے میں بسی ہیں
یارب یہ ترے بندے جو سجدے میں پڑے ہیں
تسبیح ہو تحمید ہو تقدیس ہو تیری

کوہسار کے نظارے بیاباں کی ہوائیں
مانندِ شمیم ابنِ مسیحا کی دُعائیں
سجدے میں گرے ہیں کہ تری رحمتیں آئیں
بس اس کے سوا کچھ نہ سنیں کچھ نہ سنائیں

وہ ہاتھ مبارک ہے کہ جس ہاتھ نے تنویر
پھر مرکزِ اسلام کی رکھدی ہیں بنائیں

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ میں تقریب مسرت

احباب جماعت یہ خبر سنکر خوش ہوں گے کہ سلیمہ سلطانہ بنت صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا نکاح اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر مسٹر محمد اکرم انچارج برانشیل کمپنی جیکب آباد خلف کیپٹن محمد اسلم صاحب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بتاریخ ۱۸ اپریل ربوہ ضلع جھنگ میں پڑھا

مسٹر محمد اکرم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے ہیں۔ تقریب رخصتانہ سندھ میں ہوگی۔ صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر اور حضرت اماں جی رخصتانہ کے لئے نصرت آباد سٹیٹ سندھ تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ اور اعلیٰ ثمرات کا موجب ہوئے۔ ہم خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ بالخصوص حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بقیہ صفحہ نمبر ۳

کو اپنی خداداد فراست سے کام لے کر مرکز کے لئے منتخب کیا ہے۔ ربوہ ہمارا مستقل مرکز بننے کے تمام اوصاف اپنے اندر رکھتا ہے جب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان ہم کو واپس مل جائے گا تو اس کے بعد بھی یہ مرکز انشاء اللہ قائم رہے گا۔ تبلیغ اسلام کا کام اتنا وسیع ہے۔ کہ ہمیں جابجا مراکز تبلیغ قائم کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ ہر ملک میں کم از کم ایک مرکز بنانا پڑے گا۔ جو سب ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہوں گے۔ جب تمام ممالک میں ایسے مراکز قائم ہوں گے۔ اس وقت سمجھا جائے گا کہ تبلیغ کا کام عین شباب پر ہے۔

الغرض ہم احمدی ہیں ہمارا سب سے مقدم کام تبلیغ اسلام ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا مرکز ربوہ میں قائم ہو گیا ہے۔ اس لئے آؤ اپنے اس مرکز کو جلد از جلد مکمل کر دیں۔ تاکہ تبلیغ اسلام کا کام آسانی سے سرانجام دے سکیں۔

م بھائی اکٹھے ہوئے۔ اور اپنے خدا کے آگے گریہ وزاری سے دعا کی۔ اور دعا ہی ہمارے پاس ایک کارگر ہتھیار ہے۔ جو کسی اور کے پاس نہیں میں مشرقی افریقہ میں سے گزرا ہوں۔ وہاں کے احمدیوں میں بھی میں نے یہی اخوت کے جذبات دیکھے ہیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم پر خواہ امتحان آئیں۔ آپ کو پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اس لئے کہ خدا اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی آپ کے ساتھ ہیں۔ میں خدا سے صرف یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے بوجھ ہلکے کر دے اور ہمیں عظیم الشان کام کا اہل ثابت کرے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ آمین

درخواست دُعا

میاں شمس الدین صاحب بھاگلپوری حال کراچی کئی ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ گو حالت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ لیکن پھر بھی تسلی بخش نہیں۔ پہلے بیماری کی شدت کی وجہ سے چلنا پھرنا بھی بند تھا۔ مگر اب چل پھر سکتے ہیں۔ زبان اور بایاں ہاتھ کام نہیں کرتا۔ شمس الدین صاحب مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار (مرزا بشیر احمد)

روزنامہ الفضل

۲۲ اپریل ۱۹۴۹ء

ہمارا کام تبلیغِ اسلام ہے

جماعت احمدیہ خالصۃً ایک تبلیغی جماعت ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس آخری دور میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ اسلام کو جو فیج اعوج کے زمانے میں خود مسلمانوں کے دلوں سے نکل چکا ہے۔ اور اس کے اصولوں کو خود مسلمان کہلانے والے بھی نظر انداز کر چکے ہیں ازسرِ نو دنیا میں قائم کیا جائے۔ اور آفتابِ رسالت کے چہرۂ روشن پر جو گرد و غبار کے بادل چھا گئے ہیں۔ ان کو ہٹا کر اس کی شعاعوں سے ازسرِ نو دنیا کو منور کیا جائے۔ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں ہی کی اصلاح کی جائے۔ اور صرف ان کو ہی اسلام کے جادۂ مستقیم پر ازسرِ نو راہ نمائی کی جائے۔ بلکہ تمام دنیا جس تاریکی میں گھر گئی ہے۔ اس سے اسکو نکالا جائے۔ کیونکہ اسلام ایک دین ہے۔ جو کسی قوم یا کسی ملک کے ساتھ مخصوص نہیں۔ وہ تمام انسانیت کا دین ہے۔ اور تمام مخلوق خدا کی زندگیوں کی سطح ہموار اور بلند کرنے کے لئے ایک لائحۂ عمل ہے۔

ظاہر ہے کہ جو جماعت تبلیغ اسلام کا مقصد لے کر اٹھی ہے۔ اس کیلئے لازم ہے کہ وہ پہلے خود اپنے آپ کو اسلام کا پابند بنائے۔ اور جو اصول وہ دنیا میں پھیلانا چاہتی ہے پہلے خود ان پر پورا پورا عمل کرے۔ دنیا میں کوئی گروہ کوئی جماعت جو کوئی خاص مقصد لے کر نکلتی ہے اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ اپنے مقصد کے مطابق اپنے تمام اعمال کو نہ ڈھالے۔ ایک شخص جو کسی خاص شہر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے سفر کے لئے تیاری کرتا ہے۔ وہ تمام ایسے سامان مہیا کرتا ہے۔ جو اس سفر میں اس کے لئے ضروری ہیں۔ جب وہ پوری تیاری کر لیتا ہے۔ تو پھر وہ ان وسائل کو اختیار کرتا ہے۔ جو جلد از جلد اور آرام سے اسکو منزلِ مقصود پر پہونچا دیں۔ وہ اپنے جسم کی حرکات کو ان اصولوں کے مطابق بناتا ہے۔ جو سفر کے بخیر و خوبی سر انجام پانے کے لئے لابدی ہیں۔ کوئی آدمی سفر کے مقدمات اور ضروریات کو پورا کئے بغیر اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ اس سمت حرکت نہ کرے گا۔ جس طرف اس کی منزل مقصود ہے۔ تو وہ جہاں ہے وہیں پڑا رہے گا۔ اور کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اگر ہم تبلیغ اسلام کو اپنا مقصد حیات بناتے ہیں۔ اور جماعت میں اس لئے شامل ہوتے ہیں۔ کہ ہم اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کریں۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے وابستہ کر دیا ہے۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے سب کاموں سے اس کام کو مقدم کر دیں۔ اور اس کی تکمیل کے لئے جن جن باتوں کی ضرورت ہے۔ ان کو پیش نظر رکھیں۔ اور تمام وہ سامان مہیا کریں۔ جو اس مقصد کے حصول کے لئے مؤید و معاون ہیں۔ اگر ہم جماعت میں برائے نام شامل ہو جاتے ہیں۔ اور محض نام کے احمدی بن جاتے ہیں۔ تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس سے اس مقصد کی تکمیل میں کوئی مدد نہیں دیتے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اگر ہم حقیقی طور پر اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنی تمام زندگی کو اس سانچے میں ڈھالنا پڑے گا۔ جس کا اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ ورنہ بہتر ہے کہ ہم دوسروں کی طرح جماعت سے الگ رہیں۔ اور اپنے وجود سے احمدیت کو بدنام نہ کریں۔ اور بجائے مفید اور کار آمد رکن ہونے کے جماعت کے راستہ میں حائل نہ ہوں۔

چونکہ ہم تبلیغ اسلام کے دعاوی لے کر نکلے ہیں۔ اس لئے تمام دنیا کی آنکھیں ہماری طرف لگی ہوئی ہیں۔ وہ ہمارے دعاوی کو ہمارے اعمال کے آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ اس لئے اگر ہمارے اعمال ہمارے دعاوی کے مطابق ثابت نہیں ہونگے۔ تو یقیناً ہم اس عظیم الشان مقصد کے رستہ میں حائل ہوں گے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہے۔ ہماری زبانی تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اچھا اثر تو کیا بلکہ ہم دیکھنے والوں کے دلوں پر بُرا اثر ڈالیں گے۔ اور ان کو یہ کہنے کا موقعہ دیں گے کہ "احمدیوں میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ وہ بھی ہمارے جیسے ہی ہیں۔ ان کا یہ دعوےٰ کہ اس زمانے کا مسیح موعود آ چکا ہے۔ اور ہم نے اسکو مان لیا محض جھوٹا دعوےٰ ہے۔ اگر واقعی مسیح موعود آ چکا ہوتا اور ان لوگوں کو وہ مل چکا ہوتا۔ تو ان کے اعمال ہم سے زیادہ اچھے ہوتے۔ جب وہ بھی ہمارے جیسے ہی کام کرتے ہیں۔ جب ان کی طرز زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ تو ہم کس طرح مان لیں کہ احمدیوں نے نئی زندگی پالی ہے۔ جب وہ بھی ہماری طرح مردے ہی ہیں۔ تو ہم ان کو زندہ کس طرح سمجھ لیں"۔

بے شک خدا تعالےٰ کا کام تو نہیں رک سکتا وہ ضرور ہو گا۔ یقیناً احمدیت ایک دن تمام دنیا میں ضرور پھیل کر رہے گی۔ اللہ تعالےٰ کا مقصد ضرور ایک دن پورا ہوگا۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا ہم اس دن کو قریب تر کر رہے یا اسکو اور بھی پرے ہٹا رہے ہیں اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انسانوں کے کام انسانوں سے ہی کراتا ہے۔ بے شک وہ راہ نمائی کے لئے اپنے رسول بھیجتا ہے۔ بے شک وہ نہائت واضح طریق سے زندگی کے اصول بتا دیتا ہے۔ لیکن وہ اپنی ہدایات کو زبردستی نہیں ٹھونستا۔ وہ ہماری فطرتوں کو ان قوانین کے مطابق ہی ابھارتا ہے۔ جو روزِ ازل سے اس نے مقرر کر دیئے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا ہم ہمیشہ سے تجربہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم اس معمہ کو اپنی عقلوں سے حل کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے رسول اور ہدایت بھیجکر ایک حد تک ہماری مدد کرتا ہے۔ لیکن اس ہدایت پر عمل کرنا یا نہ کرنا وہ ہم پر چھوڑ دیتا ہے جو لوگ ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔ اور رسول کی زندگی کے نمونہ پر اپنی زندگیوں کو ڈھال لیتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ بلکہ اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ ہدایت اور رسول ارسال کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ خود بھی تباہی کے گڑھے میں گرے رہتے ہیں اور اس عظیم الشان مقصد کے راستہ میں بھی حائل ہوتے ہیں۔

مسیح موعود علیہ السلام تبلیغ اسلام کا مقصد عظیم لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے اعمال سے ایک اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر ہم نے ان کو سچا مان لیا ہے۔ گویا ہم نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ ہم نے ان کے نمونے کو سامنے رکھ کر اس مقصد کی تکمیل کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں گے۔ جو مقصد آپ لے کر آئے۔ اور جس کی طرف اپنے نمونہ سے آپ نے ہماری راہ نمائی کی ہے۔ آپ کا نمونہ ہمارے سامنے زندہ موجود ہے۔ ہمیں اس کے مطابق چلنا ہے۔ اگر ہم اس کے مطابق نہیں چلتے۔ اور صرف زبانی اسکی صداقت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ تو ہمارا ایمان لانا یا نہ لانا دونوں برابر ہیں۔

آپ مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ فرمائیے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے صرف ایک ہی خیال میں مگن رہتے تھے۔ اور وہ خیال اسلام کی تبلیغ کا خیال تھا۔ کس طرح آپ نے اپنے تمام ظاہری اور باطنی قوےٰ صرف اس مقصد کی تکمیل کے لئے وقف کر دیئے ہوئے تھے۔ آپ کے جسم کی کوئی حرکت نہ تھی۔ جو اس مقصد کی طرف متوجہ نہ ہو۔ آپ کے دل میں کوئی خیال نہیں آتا تھا۔ جو اس مقصد کے سانچے میں نہ ڈھلا ہوتا ہو۔ دیکھنے والے شہادت دیتے ہیں۔ کہ آپ کا ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا۔ جس سے آپ کی زندگی کا یہ مقصد نہ جھلکتا ہو۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی رائیگاں نہیں جانے دیا۔

اگر ہم صدقِ دل سے اس زمانے کے امام پر ایمان لائے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اس کی پوری پوری تقلید کریں۔ اس کے نمونے کے مطابق عمل کریں۔ اور جس مقصد کے لئے اس نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ اسی مقصد کے لئے ہم بھی اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اللہ تعالےٰ نے اسکو اس زمانے میں مبعوث کیا ہے۔ کہ وہ اپنے عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے اسکو ہمارے لئے نمونہ بنائے۔ اور تبلیغ اسلام کا کام جو فیج اعوج کے دور میں رک گیا ہے۔ اس کو ازسرِ نو جاری کیا جائے۔ اس نے یہ چراغ سرِ راہ اس لئے جلا کر رکھا۔ کہ ہم اس سے اپنے چراغوں کو روشن کریں۔ اور پھر اپنے چراغوں کو لے کر دنیا کے کناروں تک نکل جائیں۔ اور دوسروں کے چراغوں کو بھی روشن کر دیں۔ یہاں تک کہ تمام دنیا اللہ تعالےٰ کے نور سے جگمگا اٹھے۔

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ باوجودیکہ ہمارا مرکز قادیان ہم سے چھین لیا گیا۔ اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ الٰہی نور پھیلنے کا جو سلسلہ جاری ہوا تھا۔ وہ شائد ٹوٹ جائے گا۔ لیکن وہ ٹوٹا نہیں وہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن حسب معمول کام کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں ایسا کامل راہ نما عطا فرمایا ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے فضل سے اس روشنی کے سلسلہ کو ٹوٹنے نہیں دیا۔ مرکز سے جدا ہو کر یہ کام نہائت مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن اس نے عارضی مرکز سے بھی حقیقی مرکز کا کام لیا۔ اور لاہور میں بیٹھ کر اس کام کو جاری رکھا۔ جو قادیان دار الامان میں ہو رہا تھا۔

ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے ہمیں پھر ایک مستقل مرکز قائم کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ اور ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک غیر آباد اور بے آب و گیاہ ادا...

[باقی ص ...]

ذکرِ حبیبؑ

(تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۹ء)

حمد و ثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ عاجز کو آج پھر یہ توفیق دی۔ کہ ذکرِ حبیب اس جلسہ میں کرنے کا ثواب حاصل کروں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب کے اخلاص و محبت کو کچھ بیان کروں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے اصحاب کے ساتھ حسن سلوک اور ان پر شفقت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نمونہ پر تھی۔

حضورؑ اصحاب کو پہچانتے تھے

مولوی شیر علی صاحب | ابتداء میں جبکہ نئے دوست قادیان میں آتے۔ تو بعض کو خیال ہوتا تھا۔ کہ شاید حضور ہمیں پہچانتے بھی ہیں یا نہیں۔ ایک دن ہم چند دوست مسجد مبارک کے چوک میں کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم بولے۔ معلوم نہیں۔ آپ صاحب مجھے بھی پہچانتے ہیں یا نہیں۔ ایسی باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ اچانک حضور بھی تشریف لے آئے۔ تو حافظ حامد علی صاحب نے جو حضور کے خادم تھے عرض کیا۔ کہ حضور میں نے آٹا پسوانے جانا ہے۔ کوئی آدمی میرے ساتھ ہونا چاہیئے۔ حضور نے مولوی شیر علی صاحب مرحوم کا بازو پکڑ کر حافظ صاحب کو کہا۔ میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ۔ یہ فرما کر حضور تو اندر چلے گئے۔ اور مولوی شیر علی صاحب بہت خوش ہوئے۔ کہ حضور مجھے بھی پہچانتے ہیں۔

احباب کی مشایعت

حضور کی عادت تھی۔ کہ جب کوئی دوست چند دن رہنے کے بعد رخصت ہوتا۔ تو تھوڑی دور اس کے ساتھ چلتے ہوئے جاتے۔ بعض دفعہ اس موڑ تک چلے جاتے۔ جہاں قادیان کی سڑک بٹالہ کی سڑک کے ساتھ ملتی ہے۔ اور یہ فاصلہ تقریباً ایک میل کا ہوتا ہے۔

روسی سیاح | ایک دفعہ ایک روسی سیاح قادیان آیا تھا۔ اس کو رخصت کرنے کے لئے اسے تبلیغ کرتے ہوئے حضورؑ نہر سے آگے تک پیدل چلے گئے۔ بہت سارے دوست ساتھ تھے۔ نہر سے بھی آگے سڑک پر اسے رخصت کر کے یکہ پر سوار کر دیا۔ اور پھر حضور بمع خدام واپس قادیان آ گئے۔

اس روسی سیاح نے حضور سے یہ بھی اجازت چاہی۔ کہ حضور کا فوٹو لے۔ حضور نے اجازت دی۔ کیمرا اس کے پاس تھا۔ اس نے فوٹو لیا۔ اس فوٹو میں حضرت صاحب کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

بیماری میں ہمدردی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کے ساتھ بہت ہمدردی کرتے تھے۔ اور بیماری اور تکلیف کے وقت ہر طرح کی مدد کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے۔ تو ان کو اپنے مکان پر لے گئے۔ اور خود علاج کرنا شروع کیا۔ ایک دن صبح کے وقت ایک دوائی بنا کر لائے۔ اور مولوی صاحب کو پلائی۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور دوائی بنا کر لائے۔ اور مولوی صاحب سے کہا۔ کہ یہ بھی پی لیں۔

کسی دوست حاضر الوقت نے عرض کی۔ کہ حضور ایک ہی وقت میں زیادہ دوائیں دینا اطباء پسند نہیں کرتے۔ خلط ادویہ مضر سمجھی جاتی ہے۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں تو اس واسطے ایک سے زیادہ دوائیں دے دیتا ہوں۔ کہ صحت پانے پر انسان یہ نہ کہے۔ کہ فلاں دوائی سے میں اچھا ہوا۔ بلکہ یہی منہ سے نکلے۔ کہ دوائیں تو کئی کھائی تھیں۔ مگر شفا اللہ نے دی۔ شفا کو کسی دوا کی طرف منسوب کرنا بھی ایک شرک ہے۔ جس سے بچنا چاہیئے۔

اپنے مکان میں جگہ دی

ایک دفعہ قادیان میں طاعون پھیلنے لگا۔ تو حضور نے مولانا سید سرور شاہ مرحوم کو اور مجھے فرمایا۔ کہ آپ بھی ہمارے مکان میں آ جائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اس مکان میں رہنے والے طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ میں اور مولانا سید سرور شاہ صاحب مرحوم اپنے اہل و عیال کے ساتھ حضور کے مکان میں ہی مقیم رہے جب تک کہ بیماری پھیلی رہی۔

تریاق الٰہی | مرض طاعون کے علاج کے واسطے حضور نے ایک تریاق تیار کروایا جس کا نام "تریاق الٰہی" رکھا گیا تھا۔ جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا۔ اس میں بہت سا مرواریدِ حکیم مولوی نور الدین صاحب نے لا کر دیا۔ کہ پیس کر اس میں ڈالا جائے۔ قادیان کے ہندو اور سکھ بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور تریاق مانگتے۔ تو حضور بڑی فیاضی سے بہت بڑی مقداروں میں ان کو مفت دے دیتے۔

الہام الٰہی یاایھا النبیّ

ایک دفعہ ایام جلسہ میں لنگر کے انتظام کرنے والوں کی غفلت سے بعض مہمانوں کو رات کے وقت کھانا نہ ملا۔ اور وہ بھوکے ہی سو گئے۔ تو رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پر یہ وحی نازل ہوئی۔

"یاایھا النبیّ اطعم الجائع والمعتر"

اے نبی بھوکوں کو اور مضطربوں کو کھانا کھلا۔ تب اسی وقت رات کو ہی حضور نے خدام کو بلایا۔ اور کچھ کھانا تیار کروا کے جو جو لوگ بھوکے سو گئے تھے۔ ان سب کو [unclear] کھانا کھلایا گیا۔

(جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی ہونے پر شک رکھتے ہیں۔ وہ اس وحی الٰہی پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ جس کو نبی کہتا ہے۔ اگر وہ بھی نبی نہیں۔ تو پھر نبی کون ہو سکتا ہے)

حضور دوستوں کے کھانے پینے کی فکر رکھتے

نوٹ:۔ اس تقریر میں لفظ حضور سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حضور اپنے دوستوں کے کھانے پینے کی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف بہت توجہ کرتے تھے۔ خدام کو تاکید کرتے تھے۔ کہ ہر ایک کی ضرورت خورد و نوش کو اس کی عادت کے مطابق پورا کیا کریں۔ میاں عبد اللہ صاحب سنوری جو حضور کے ان ایام سے ملنے والے اور محبت کرنے والے تھے۔ جبکہ حضور کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ نہ بیعت کا سلسلہ تھا۔ وہ فرمایا کرتے کہ مجھے حقہ پینے کی عادت تھی۔ جب حضور کو یہ بات معلوم ہوئی۔ تو خادم کو فرمایا کرتے۔ کہ میرے واسطے کہیں سے حقہ تیار کر کے لائے۔ کیونکہ حضور کے مکان میں کوئی حقہ پینے والا نہ تھا۔ اور نہ کوئی حقہ گھر میں تھا۔ خادم گاؤں میں کسی سے حقہ تیار کرا لایا۔ اور میرے آگے رکھ دیتا۔ اور حضرت کے سامنے بیٹھا میں وہیں حقہ پیا کرتا۔ ایسا ہی ایک دن میں مسجد مبارک کے ملحقہ حجرے میں حضور کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ حضور نے ایک خادم کو فرمایا۔ کہ میاں عبد اللہ کے لئے حقہ تیار کر کے لے آؤ۔ چنانچہ وہ خادم حقہ تیار کر کے لے آیا۔ اور میرے آگے رکھ دیا۔ میں نے ابھی اس حقہ کو پینا شروع نہ کیا تھا۔ کہ حضور نے فرمایا۔ کہ میاں عبد اللہ مجھے حقہ سے بڑی نفرت ہے۔ حضور کے اس فرمانے کا میرے دل پر ایسا اثر ہوا۔ کہ میں نے اسی وقت ارادہ کر لیا۔ کہ پھر کبھی حقہ نہ پیوں گا۔ اور اس وقت بھی نہ پیا۔ اور حقہ واپس کر دیا۔ اور اس کے بعد پھر ساری عمر کبھی حقہ نہ پیا۔

سید فضل شاہ مرحوم

ایک رات کی دعا | حضور کی خدمت میں جو دوست باہر سے جاتے تھے۔ ان کو زیادہ سے زیادہ قادیان میں ٹھہرنے کی تاکید فرمایا کرتے۔ جب کوئی دوست رخصت ہونے کے لئے اجازت چاہتا۔ تو فرمایا کرتے۔ کہ کیا آپ کچھ دن اور نہیں ٹھہر سکتے۔ عموماً اس اصرار سے حضور کا منشا یہ ہوتا تھا۔ کہ آنے والے دوستوں کو کسی نشان کے دیکھنے کا موقع مل جائے۔ یا کچھ دلائل اور معارف اور حقائق سے ان کو آپ کی صحبت میں واقفیت ہو جائے۔ یا خود ان کے لئے کوئی دعا کر دینے کا موقع مل جائے۔

میں جب پہلی دفعہ قادیان گیا۔ تو اس وقت مجھ سے پہلے قادیان میں صرف ایک مہمان تھا۔ جس کا نام سید فضل شاہ صاحب تھا۔ اس وقت گول کمرہ مہمان خانہ تھا۔ میں اور سید فضل شاہ صاحب رات اسی کمرے میں سوئے۔ میں نے شاہ صاحب سے دریافت کیا۔ کہ آپ کے احمدی ہونے کا کیا ذریعہ ہوا۔ تو انہوں نے بتلایا کہ میں جموں کی ریاست میں ٹھیکہ داری کا کام کرتا تھا۔ وہاں ایک ہندو عورت کو دیکھ کر میں اس پر عاشق ہو گیا۔ اور اس عشق میں مبتلا ہو کر میں بہت پریشان ہو رہا تھا۔ کہ کسی دوست نے مجھے مشورہ دیا۔ کہ تم کسی خدا رسیدہ بزرگ کے پاس جا کر ان سے دعا کراؤ۔ تو تمہاری معشوقہ تمہارے قابو میں آ جائیگی۔ انہی دنوں میں مجھے کسی نے اطلاع دی۔ کہ قادیان میں ایک بزرگ ہیں۔ جو بہت زاہد عابد ہیں۔ اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پس میں بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ میں ایک ہندو عورت پر عاشق ہو گیا ہوں۔ نہ وہ مجھے مل سکتی ہے۔ اور نہ اس کا خیال میرے دل سے نکلتا ہے۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ آپ چھ مہینہ ہمارے پاس رہیں۔ انشاء اللہ آپ کا مقصد آپ کو حاصل ہو جائیگا۔ میں نے چھ ماہ رہنا منظور کر لیا۔ حضور کے اندر سے کھانا آ جاتا۔ اور بعض کتابیں پڑھنے اور حضور کی وعظ و نصیحت سننے کا اتفاق ہوتا رہتا۔ دن اور ہفتے اور مہینے گذرنے لگے۔ مجھے دینی علوم میں بہت کچھ ترقی ہوتی رہی۔ اور ازدیادِ ایمان حاصل ہوتا رہا۔ لیکن میرے اصل مطلب میں سے مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ یہاں تک کہ حضور کے وعدہ کے چھ ماہ گذرنے کو آ گئے۔ صرف ایک رات باقی رہ گئی تھی جبکہ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور چھ ماہ تو گذرنے لگے۔ اور میرا مطلب حاصل نہ ہوا۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ "ابھی ایک رات باقی ہے۔"

؎ مترس از بلائے کہ شب درمیان است

اس بلا سے نہ ڈرو۔ جس کے لئے دعا کرنے کے واسطے ایک رات باقی ہو۔ چنانچہ اس رات مجھے خواب میں اس عورت کی شکل ایسی مکروہ اور ڈراؤنی دکھائی گئی۔ کہ اس کی محبت کا تمام خیال میرے دل سے نکل گیا۔ صبح میں نے حضور سے عرض کیا۔ کہ حضور رات مجھے ایسا رویا ہوا ہے۔ جس سے میرا دل اس عورت سے بالکل متنفر ہو گیا ہے۔ اور میرا مطلب حاصل ہو گیا۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ دراصل یہ کام تو ایک ہی رات کا تھا۔ ہم نے تو آپ کو اس لئے چھ مہینہ ٹھیرایا تھا۔ کہ آپ ہماری صحبت میں دینی علوم حاصل کر لیں۔ اور دعا اور عبادت سے آپ کو روحانی فوائد اور برکات حاصل ہوں۔ سو خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ آپ کو دونوں باتیں مل گئیں۔

(باقی)

مکتوب دمشق

شام میں لامثال عسکری انقلاب

موجودہ انقلاب عرب سیاسیات میں تلاطم کا باعث ہوگا

(از مکرم مولوی نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

حرف اوّل

جنگ فلسطین میں عربوں کی ہزیمت و شکست کے منجملہ دیگر اسباب کے زعماء عرب کا باہمی اختلاف بھی ہے۔ اگر اس باہمی اختلاف کو دور کرکے جنگ فلسطین کو فتح کر لیا جاتا تو عربوں کو یہ ذلت اور رسوائی نہ اٹھانی پڑتی اور ان کی سابقہ قومی و جنگی روایات پر دھبہ نہ آتا۔ اس جنگ میں پبلک اور حکومت کے تعلقات بد سے بدتر ہو گئے۔ عرب ممالک کا داخلی امن سردردی کا باعث ہو گیا۔ اور یہ تخریبی امور نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر الشیخ حسن البناء رئیس الاخوان المسلمین کے قتل پر منتج ہوئے۔ عراقی وزارت میں آئے دن تغیر و تبدل نے عراقی سیاسیات میں مد و جزر کی کیفیت پیدا کر دی۔ وزیر اعظم شام جمیل مردم بک دمشق چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ وزیر دفاع شام کی موٹر اور مکان کو جلا دیا گیا۔ شاہ عبد اللہ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی۔ مفتی فلسطین امین الحسینی خاموش زندگی گذارنے پر مجبور ہوئے۔ الغرض بغداد دمشق۔ عمان۔ بیروت۔ قاہرہ المناک خبروں کی آماجگاہ بن گئے۔ کالجوں کے طلباء کا ایک ہی نعرہ "استئناف القتال" تھا۔ یعنی جنگ فلسطین دوبارہ شروع کر دی جائے۔ مگر طلباء اور پبلک کی آواز صدا بصحرا ہو گئی۔ یہ کیوں؟ مستقبل اس پر روشنی ڈالے گا۔

شام میں انقلاب

عرب ممالک کی سیاسی فضاء مکدر ہو چکی تھی۔ ملک شام پر جنگ فلسطین کا سیاسی اور اقتصادی اثر نمایاں تھا۔ پبلک اور وزارت نے جمیل مردم بک کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا۔ بعد ازاں "خالد العظم" نے وزارت کی تشکیل کی۔ موجودہ وزارت نے فوجی محکمہ پر کڑی اور بیجا انتقاد کرنا شروع کر دیا۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں شامی فوج کے ذمہ وار آفیسرز پر الزامات اور انتقادات کی موسلا دھار بارش برسائی گئی۔ جس پر حسنی بک الزعیم "کمانڈر انچیف" بری شامی افواج کے تعلقات موجودہ وزارت اور پریذیڈنٹ سے کشیدہ ہو گئے۔ الزعیم نے اپنے ماتحت بعض فوجی آفیسرز سے صلاح مشورہ کرکے انتقامی کارروائی کا عزم صمیم کر لیا۔ اور موجودہ طرز حکومت کا خاتمہ ذہنی تکمیل پائی۔ الزعیم نے اس ابتدائی اور تمہید کی کارروائی کو بصیغہ راز رکھا۔

بروز بدھ ۳۰ کو آدھی رات کے وقت ایک بجے اہالیان دمشق آرام کی نیند سو رہے تھے کہ فوجی موٹریں اور ٹینک حرکت میں آ گئے۔ فوج کی مختلف ٹولیوں کے سپرد کام کرکے موجودہ وزارت اور حکومت کو ختم کر دیا گیا۔

تفاصیل انقلاب

دمشق شہر کو بیرونی دنیا سے منقطع کرنے کے لئے سب سے پہلے بجلی گھر۔ تار گھر اور ریڈیو پر فوجی قبضہ کیا گیا۔ شہر کی فصیل کا فوج نے احاطہ کر لیا اور محافظین پولیس کو غیر مسلح کر دیا گیا۔ قلعہ دمشق پر قبضہ کرکے اسلحہ کو فوج نے اپنے کنٹرول میں کر لیا۔ بعد ازاں امن پسند پروگرام کے ماتحت پریذیڈنٹ جمہوریہ شام "شکری بے القوتلی" کی کوٹھی پر جا کر محافظین سے ہتھیار چھین کر پریذیڈنٹ کے مکان پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ ساری کارروائی بغیر کسی تشدد اور مقابلہ کے ہوئی۔ ایک فوجی آفیسر نے کوٹھی کے دروازہ پر دستک دی حسب معمول خادم نکلی اور اس کے ذریعہ پریذیڈنٹ کو طلب کیا گیا۔ خادم نے کچھ تردد کیا کہ وہ سو رہے ہیں نیز وہ حیران تھی کہ کس اصول کے مطابق کوٹھی کے سرکاری پہرہ دار کو دروازہ پر دستک دینے کا حق حاصل ہے۔ الغرض اس کشمکش و پیچ میں فوجی آفیسرز مکان کے اندر داخل ہو کر دوسری منزل پر پہنچ گئے اور پریذیڈنٹ کے ذاتی کمرہ پر دستک دی۔

اب شکری بے القوتلی پریذیڈنٹ بیدار ہو گئے دروازہ کھولا اور جو انہوں نے دیکھا اس سے وہ حیران و پریشان ہو گئے۔ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ہمارے ساتھ باہر تشریف لائیں کمانڈر انچیف آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ پریذیڈنٹ موصوف نے بغیر کسی تردد اور تاخیر کے اس خواہش کی تعمیل کی۔ اور باہر نکلتے وقت آپ نے [illegible] پہن لیا۔ باہر نکلنے پر آپ کو فوجی ٹینک پر بٹھلا کر شہر کے فوجی ہسپتال میں بھیجا گیا۔ ہسپتال پہنچ کر انہوں نے فوجی آفیسر سے خواہش کی کہ مجھے بعض ادبی کتب کپڑے۔ ادویہ گھر سے مہیا کی جائیں جس کی فوری تعمیل کر دی گئی۔

اب دوسرے فوجی آفیسرز مقررہ پروگرام کے مطابق تمام وزراء۔ پارلیمنٹ کے بعض ممبران اور سیاسی لیڈروں کو گرفتار کر چکے تھے۔ وزیر اعظم شام "خالد العظم" نے باہر نکلنے اور گرفتاری سے انکار کیا اور تشدد کرنا چاہا۔ مگر جدید قوت کے سامنے انکار کے بعض کیا مجبوراً ان کو نکلنا پڑا۔ اب شہر پر فوجی حکومت کا اعلان کر دیا گیا۔ شہر کے گلی کوچہ میں فوجی پہرہ لگا دیا گیا۔ بری اور جوی مواصلات منقطع ہو گئے اور دمشق معمول کے خلاف شہر خاموشاں ہو گیا ہر شخص اپنے گھر مختلف خیالات۔ اوہام۔ وساوس سے دوچار تھا۔ یہ ساری کارروائی امن سے ہوئی۔

زمام حکومت

ملک شام کی زمام حکومت فوج کے ہاتھوں میں تھی۔ پریذیڈنٹ شکری بے کی کرسی پر حسنی بک الزعیم کو متمکن کر دیا گیا۔ اس کارروائی کے بعد فارس الخوری شامی پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ سے فوری اور ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ اکثریت نے شکری القوتلی کے خلاف ووٹ پاس کر دیا جس کے پیش نظر ان سے استعفا کی درخواست کی گئی۔ مگر آپ نے اس کو رد کر دیا اور کہا کہ پبلک مجھ سے محبت کرتی ہے اور میرے زمانہ قیادت میں شام نے ہر پہلو سے ترقی کی ہے اس لئے استعفا کیوں اور کیسے؟ پبلک اس انقلاب پر انتہائی خوش تھی۔ تجار کا طبقہ اپنی جگہ فرحاں و شاداں تھا۔ طلباء نے جلوس نکالے۔ خطباء نے اپنی فصاحت و بلاغت سے خراج تحسین حاصل کیا۔

حسنی بک الزعیم نے عام پریس کانفرنس بلائی۔ جس میں آپ نے اس انقلاب کی وجوہات بیان کیں۔ ان میں قابل ذکر یہ ہیں۔

ا۔ فوج کے نظم و نسق پر پارلیمنٹ اور پبلک میں ناجائز تنقید۔

ب۔ فوجی ملازمین کے حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔

ج۔ موجودہ طرز حکومت پبلک کی خواہشات کے لئے غیر مطمئن ہے۔

د۔ یہاں مجرم کو بری اور بے گناہ کو مجرم ٹھہرایا جاتا ہے۔

اب حسنی بک الزعیم نے اعلان کیا کہ اگر شکری بے نے استعفا پیش نہ کیا تو وہ پارلیمنٹ کو توڑ دیں گے اور جدید انتخابات کے لئے قانون بنائیں گے۔ شکری القوتلی کو جمعہ کے دن مسجد اموی میں فوجی موٹر میں لے جایا گیا۔ اہالیان دمشق نماز جمعہ سے فارغ ہو کر شکری بے کے خلاف آوازے کس رہے تھے اور کلمات غیر مناسب کے استعمال سے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے تھے۔ دوسری طرف "الزعیم" کے حق میں کلمات دعائیہ اور ترحیبیہ کا استعمال کرکے موجودہ انقلاب کی تائید کر رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر شکری القوتلی کی آنکھوں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور ان کی نوک زبان توکل علی الحی الذی لا یموت کا وظیفہ کر رہی تھی۔

کل اور آج

شکری بے کا ماضی اور مستقبل [illegible] کی سیاسی اور [illegible] انقلاب کا کا خاتمہ [illegible] انقلاب سے قبل [illegible]

ملک شام کے تمام کارخانوں۔ فیکٹریوں۔ دفاتر ناچ گھر۔ ٹریموے۔ سفارت خانوں اور عام گھرانوں میں باعث زینت تھی۔ شامی مدارس کے طلباء "شکری بے زندہ باد" کے نعروں سے تعلیم و تدریس کا آغاز کرتے۔ مگر آناً فاناً رات کی تاریکی میں اس "محبوب" شخص کی تصاویر کو پھاڑ کر ہباءً منثوراً کر دیا جاتا ہے۔ اوراق پارینہ کو یک قلم فراموش کر دیا گیا۔ اور پریذیڈنٹ کی سابقہ خدمات کو نسیاً منسیا کر دیا گیا۔ یہ ہے "تلک الایام نداولہا بین الناس"

اس وقت شامی حکومت کے دفاتر میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ عام سیاست دانوں کا یہ خیال ہے کہ موجودہ انقلاب کے اثرات جلد یا بدیر منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوں گے۔ نیز عرب سیاسیات میں بھی تلاطم کا پیدا ہونا لابدی امر ہے۔ حسنی بک الزعیم نے پریس کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ساری کارروائی داخلی ہے۔ اس کا تعلق خارجی دنیا سے نہیں ہے مگر مستقبل قریب اس امر کا انکشاف کریگا۔

اس وقت دمشق عرب سیاسیات کا مرکز ہو چکا ہے۔ نمائندگان پریس کی ہوٹلیں کھچا کھچ بھری ہیں۔ برطانوی وزارت خارجہ کے محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر مسٹر ملوک یہاں تشریف فرما ہیں۔

آخری اطلاع یہ ہے کہ شکری بے نے استعفا پیش کر دیا ہے۔ اور انہوں نے شامی پبلک کے بارے میں نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو توڑ دیا گیا ہے۔

درخواست دعاء

برادرم منیر احمد صاحب رئیس رکن ادارہ الفضل ۱۷ اپریل کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ ٹانگ اور بازو پر ضربات آئیں۔ اب نسبتاً رو بصحت ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد)

خیریت مطلوب ہے

مستری بشیر علی صاحب ساکنہ محلہ دار العلوم (جو کہ مستری علی گوہر صاحب کے داماد ہیں) جہاں کہیں بھی ہوں یا کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو مجھے ان کی خیریت اور موجودہ پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار سراج الحق درویش

دور المسیح قادیان ضلع گورداسپور

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج

دفتر دوم سال پنجم کے ۳۱ مارچ تک وعدہ پورا کرنیوالے احباب

میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم پسرور ۵-۴-۰۰
رشید احمد صاحب ڈگری گھمناں ۵-۰-۰۰
اہلیہ ماسٹر رشید احمد خاں صاحب چونڈہ ۶-۵-۰۰
حمید احمد صاحب پسر " " ۶-۱۰-۰۰
لطیف احمد صاحب " " ۶-۱۰-۰۰
محمد علی صاحب ۵-۰-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب پنڈی بھاگو ۱۰-۰-۰۰
" محمد شریف صاحب " ۵-۶-۰۰
" عبد الحق صاحب " ۱۵-۴-۰۰
اہلیہ صاحبہ " ۸-۴-۰۰
چوہدری غلام حمید صاحب صدر " ۲۵-۴-۰۰
چوہدری محمد یوسف صاحب پنڈی بھاگو سیالکوٹ ۵-۴-۰۰
" محمد ایوب صاحب " " ۵-۴-۰۰
میاں نظام الدین صاحب نارووال ۱۵-۰-۰۰
" فیض اللہ صاحب " ۱۳-۰-۰۰
چوہدری داؤد احمد صاحب جھور ۱۲-۸-۰۰
طیبہ بیگم صاحبہ " ۱۲-۸-۰۰
شاہد احمد صاحب " ۹-۰-۰۰
بشیر احمد صاحب ولد جمال الدین صاحب
نومسلم لکھنؤ کے ججہ ۷-۸-۰۰
چوہدری حیات محمد صاحب بدوملہی ۶-۰-۰۰
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ بخش صاحب کھنگالہ ۶-۱۲-
ہمشیرہ عنایت اللہ صاحب ڈنڈپور کھروٹیاں ۵-۰-۰
ممتاز بیگم صاحبہ " " ۵-۰-۰
حکیم اللہ دتہ صاحب کھرپا سیالکوٹ ۵-۸-
آمنہ بی بی صاحبہ " " ۶-۰-۰۰
سکینہ بی بی صاحبہ " ۶-۰-۰۰
مشتاق زہرہ صاحبہ دھرکنہ ۶۴-۰-
میر احمد صاحب پسر چوہدری ظہور صاحب ماچھیوال ۷-۰-۰۰
ماسٹر دو دعاوے خاں صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۰-۸
غلام رسول صاحب تلونڈی کھجوراں ۵-۸
چوہدری نذیر احمد صاحب مالوکے بھگت ۳۲-۰-
اہلیہ میاں عبد العزیز صاحب مغل مرحوم لاہور ۱۰-۵
" حکیم عبد الرشید صاحب " ۵-۶
محمود احمد صاحب لاہور ۲۳۰-۶-
اہلیہ شیخ عنایت اللہ صاحب " ۵-۳-۰
ماسٹر غلام نبی مصری شاہ " ۵-۴-
صالحہ بنت مستری عبد الحکیم صاحب گنج لاہور ۵-۰-
امۃ الرشید اہلیہ شیخ عبد اللطیف صاحب " ۵-۰-۰
عائشہ بیگم اہلیہ حوالدار صلاح الدین صاحب گنج لاہور ۹-۰-۰۰
رشید الدین صاحب پسر " " ۹-۰-۰۰
امیر الدین صاحب پسر " ۹-۰-۰۰
علی محمد صاحب خوشنگ حوالدار " ۴۳-۳-
محمد احمد صاحب - وزیر علی گیلپین ۴۱-۴-۰

غلام مجتبیٰ صاحب ولد ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب لاہور ۸-۰-
چوہدری منصور احمد صاحب دی مال لاہور ۱۴-۰-
" عبد الرحیم صاحب واقف زندگی " ۲۰-۰-
والدہ مرحومہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب مرحوم ۵-۴
چوہدری فضل الدین صاحب بڈیارہ ۲۰-۰-
صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب
کنٹرولر آفیسر ریلوے ۲۵-۰-
اہلیہ شیخ عباد الرحمٰن صاحب " ۶-۰-۰
" مکرم غلام محمد صاحب دار الفضل ۵-۴
مسعودہ بیگم صاحبہ میکلوڈ روڈ لاہور ۹-۰-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد امین صاحب مرحوم لاہور ۵-۴
اہلیہ صاحبہ ملک عبد الوحید صاحب تسلیم چوبرجی " ۹-۰
عبد الحفیظ صاحب پسر " " ۹-۰
امۃ اللطیف صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب
دیانت سوڈا واٹر فیکٹری ۱۲-۰-۰
بیوہ حکیم عبد الجلیل صاحب مرحوم شیخوپورہ ۶-۰-۰
امۃ الحی صاحبہ بنت حکیم مرغوب اللہ صاحب ۷-۰-
بشریٰ بیگم صاحبہ بنت " " " ۷-۰-
اہلیہ محمد ابراہیم صاحب پٹواری نیاز بیگ ۵-۴
چوہدری احمد حسن صاحب سانگلہ ۸۰-۰-
رائے علی اکبر صاحب کرم پورہ ۹۰-۰-
صاحبزادی صاحبہ " ۱۰-۰-
چوہدری عبید اللہ صاحب سہنباس چک ۱۸ ۱۶-
" محمد علی صاحب " ۷-۰-
" فیض احمد صاحب مریدکے ۱۴/-
مولوی اللہ دتہ صاحب درویش قادیان ۵-۸
قریشی سلطان احمد صاحب " " ۱۵-۱۰
میاں اللہ بخش صاحب " ۱۰-۰-
شیخ احمد صاحب " ۵-۴
صوفی علی محمد صاحب " ۱۳-۰-
نذیر احمد صاحب ننگلی " ۵-۴
دین محمد صاحب ننگلی " ۵-۴
محمد صادق صاحب " " ۵-۴
محمد اسمٰعیل صاحب " " ۵-۴
مولوی عبد الواحد صاحب پان فروش " ۱۰-۲
حسن الدین صاحب " ۵-۸
مرزا محمود احمد صاحب " ۹-۰
احمد حسین صاحب " ۹-۰
سراج الدین صاحب ثالث " ۱۰-۰
حافظ عبد العزیز صاحب " ۵-۸
اللہ دتہ صاحب ولد ماہیا ۵-۰-
اہلیہ صاحبہ فضل الرحمٰن صاحب ۵-۰-
چوہدری نبی احمد صاحب دریہ میر خاں ۱۰-۰-
" منور علی صاحب ۲۲-۰-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" پر

سپین کے ایک باثر رسالہ کا تبصرہ

صنعت و تجارت وزارت خارجہ کی طرف سے ایک ہفتہ وار رسالہ Information Comercial & Industrial اس کے اکتوبر ۱۹۴۸ء کے نمبر میں شائع ہوا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کے لیکچر اسلام کے اقتصادی نظام پر مندرجہ ذیل ریویو شائع ہوا ہے۔ ریویو کرنے والے رسالہ کے ایڈیٹر اور سپین کے محکمہ تجارت کے انسپکٹر جنرل ہیں۔

سپین کے ایک نہایت ہمدرد دوست کرم الٰہی صاحب ظفر الاسلام جو ہمارے ملک میں جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں حال ہی میں نہایت قیمتی خدمت سرانجام دے چکے ہیں جو صرف دلچسپ ہی نہیں بلکہ اہل سپین اور اہل اسلام کے باہمی دوستانہ تعلقات مضبوط کرنے اور ایک دوسرے کو اچھے طور پر سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک لطیف تصنیف کا ہسپانوی ترجمہ شائع کیا۔ جس کا عنوان "حقیقی امن کی طرف لے جانے والا راستہ" ہے اور جس کا دوسرا عنوان "اسلام کا اقتصادی نظام" ہے۔ موجودہ ترجمہ انگریزی سے ہسپانوی میں کیا گیا ہے۔ جس کا اردو میں مقابلہ کیا گیا ہے۔

یہ قدرتی امر تھا کہ کتاب کسی قدر جذباتی۔ مذہبی تعصب کا رنگ رکھتی۔ مگر باوجود اس کے کمیونزم کے مقابلہ میں نہایت شاندار طور پر اسلام کا اقتصادی نظام پیش کرتے ہوئے وزنی دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ کمیونزم نہ صرف دنیاوی سیاسی تحریکوں اور اصولوں کے خلاف ہے بلکہ مذہبی دنیا کے بھی خلاف ہے۔ جہاں باہم معاشرتی زندگی میں مختلف الخیال لوگوں کو خواہ وہ صحیح مذہب کے پیرو ہوں یا غلط راہ پر چل رہے ہوں پوری آزادی حاصل ہو۔

اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ آپ نے اس لیکچر کے ذریعہ دنیا بھر کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے۔ کتاب نہایت اعلیٰ طور پر معلومات کا خزانہ ہے۔ خصوصاً ہم کیتھولک مذہب والوں کے دوسرے مذاہب اور دوسری اقوام کے خیالات جاننے کے لئے کہ ان لوگوں کی کمیونزم کے متعلق کیا رائے ہے۔ یہ کتاب نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

ہسپانوی ناظرین کے لئے سب سے زیادہ قابل کشش اور دلچسپ چیز اس تصنیف لطیف میں اس طرز بیان و دلکش طور پر خیالات کا پیش کرنا اور زبان کی مٹھاس ہے۔ کتاب معارف سے پر ہے اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر۔ دوسری اسلام کی مقدس کتب کے حوالوں اور نہایت گہرے معلومات پر مشتمل ہے۔

سب سے زیادہ انتہائی دلچسپ اور قابل ذکر بات حضرت امام جماعت احمدیہ کا اسلام کا اقتصادی نظام دنیا کے سامنے نہایت دلچسپ رنگ میں پیش کرنا ہے۔ اور دوسرے حصہ کے لئے جو کمیونزم کے متعلق ہے آپ زیادہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جو اصحاب اقتصادیات کے متعلق اپنے علوم وسیع کرنا چاہتے ہوں۔ بلکہ اسلامی اقتصادی نظام کی فلاسفی جاننا چاہتے ہوں ان سے ہم پر زور سفارش اس کتاب کے مطالعہ کے لئے کرتے ہیں۔

مستری منظور احمد صاحب ۱۰-۰-
چوہدری بشیر احمد صاحب محمود آباد سندھ ۵-۰-
ماسٹر عبد الحی صاحب ڈنگوی ۵-۰-
چوہدری نذیر احمد صاحب کوٹ نکے خاں درویش ۵-۱۲-
بابو عطا محمد صاحب - " ۵-۴
مرزا محمد امین صاحب " ۵-۰-
مستری محمد اسمٰعیل صاحب راج گڑھ " ۵-
چوہدری محمد شفیع صاحب بہاولپور ۵-۰-
اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب ۵-۸
والدہ مولوی محمد الدین صاحب نہال ۶-۴
اہلیہ " " " ۹-۱۲
شاہ محمد صاحب ۲۵-۸
الہ یار خاں صاحب بلوچ - درویش معہ اہلیہ ۴۱/-

والدین مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۲۴-۰-
اہلیہ محمود احمد صاحب عارف ۵-۰-
والدین و اقارب میاں اللہ رکھا صاحب ۲۸-
سردار عبد الحمید کارکن دعوۃ و تبلیغ ۵۸-۰
اہلیہ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب ناظر " ۹-۰
" قریشی عبد اللہ صاحب دفتر محاسب ۵-۵
پیر ہارون رشید صاحب " " ۷-۰
چوہدری محمد شریف صاحب نائب وکیل الدیوان ۵۲-۰
مخدوم النساء اہلیہ عبد الوحید خان صاحب
واقف زندگی ۹-۰
اہلیہ علی محمد صاحب واقف زندگی ۵-۰
" مولوی عطاء اللہ صاحب ۶-۸
محمد افضل صاحب عدنی تعلیم الاسلام کالج لاہور ۲۰-۰-

نام	رقم
رشید احمد صاحب سیالکوٹی	۲۵ - ۰
میر احمد صاحب "	۲۳ - ۰
مصلح الدین صاحب "	۱۰ - ۰
محمد احمد انور حیدر آبادی	۱۵ - ۸
محمد اعظم صاحب "	۷ - ۰
مولوی عطاء الرحمن صاحب جامعہ المدینہ محمد نگر	۸ - ۸
سعید احمد صاحب سہگل مدرسہ احمدیہ "	۶ - ۰
رحمت اللہ خانصاحب	۴ - ۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۱۰۰ - ۰
سید مبارک احمد صاحب "	۵۵ - ۰
رشیدہ بیگم میر احمد شاہ صاحب "	۱۰ - ۰
امۃ الرشید اہلیہ سید ظہور احمد صاحب	۲۶ - ۰
اہلیہ میاں عمر الدین صاحب زرگر	۱۱ - ۰
قریشی رشید احمد صاحب	۵ - ۰
امۃ الرحمن ... فاطمہ	۱۰ - ۰

نام	رقم
غلام احمد رشید احمد صاحبان	۱۲ - ۸
حمیدہ بیگم اہلیہ محمد اقبال صاحب	۶ - ۰
سکینہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب	۱۲ - ۰
امۃ اللہ بیگم صاحبہ	۱۶ - ۰
صدیقہ بیگم اہلیہ شاہد صاحب مرحوم	۵ - ۴
اہلیہ محمد طفیل صاحب "	۷ - ۰
" رشید احمد صاحب "	۶ - ۰
" عبد العزیز صاحب	۵ - ۸
" اللہ دتہ صاحب	۵ - ۴
زینب بیگم صاحبہ	۳۱ - ۰
سیدہ آسیہ بیگم صاحبہ "	۶ - ۰
امۃ السلام صاحبہ اہلیہ عبد الرحمن صاحب	۱۶ - ۰
بابو عبد الحمید صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰ - ۰
ملک محمد اسلم صاحب	۲۱ - ۰
سید محمد احمد شاہ صاحب	۳۰ - ۰

وزراء اعظم کی کانفرنس کے نتائج کا امریکہ میں بے چینی سے انتظار

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ امریکہ کے سرکاری حلقے بڑی بے چینی کے ساتھ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی ہونے والی لنڈنی کانفرنس کے نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں سب سے اہم مسئلہ جس پر غور ہوگا یہ ہے کہ ہندوستان دولت مشترکہ سے باہر رہتے ہوئے بھی کس طرح برطانیہ اور دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات برقرار رکھ سکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان چاہے دولت مشترکہ میں رہے یا اس سے باہر، بہرحال اس کے تعلقات امریکہ کے ساتھ ویسے ہی رہیں گے۔

بعض حلقے یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہندوستان دولت مشترکہ میں نہ رہا تو برطانیہ کو ہندوستان میں وہ تجارتی مراعات حاصل نہیں رہیں گی جو اسے پہلے حاصل ہیں۔ مگر یہ دونوں ممالک اپنے دیرینہ تعلقات کو اتنی جلدی منقطع نہیں کر سکتے۔

ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوستان دولت مشترکہ میں آئے ہوئے بھی کہاں تک دولت مشترکہ کے ممالک کے دفاع اور روس کے خلاف اینگلو امریکی پروگرام کا ساتھ دے گا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیاء کے دفاع پر بھی غور ہوگا۔ اور اگر ضرورت محسوس ہوئی اور ممکن ہو سکا تو اس بات پر غور کیا جائے گا کہ دولت مشترکہ کے ممالک اور وہ ملک جو دولت مشترکہ سے باہر ہیں ایک دوسرے کے ساتھ دفاعی معاہدات کریں۔ اس صورت میں فلپائن۔ سیام۔ برما اور افغانستان آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ فوجی اور دفاعی معاہدہ کر سکیں گے۔

غیر تقسیم شدہ ٹھیکوں کا فیصلہ

ڈھاکہ ۲۰ اپریل۔ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کے وزرائے اعظم میں جو بات چیت ہو رہی تھی اس میں زیر بحث مسائل کے سلسلے میں بعض مراحل اتفاق رائے سے طے پا گئے ہیں۔ کانفرنس کے بعد ایک مشترکہ بیان میں بتایا گیا کہ اس کانفرنس میں گذشتہ دسمبر میں ہونے والے بین المملکتی معاہدے میں طے شدہ امور پر عملدرآمد ہونے کا موضوع زیر بحث رہا۔ متحدہ بنگال کی صورت میں ثالثی فیصلوں اور غیر تقسیم شدہ ٹھیکوں کے متعلق بھی متفقہ طور پر فیصلہ ہو گیا۔

شام میں زراعتی اصلاحات

دمشق ۲۰ اپریل۔ کرنل حسنی الزعیم کی حکومت کا منصب سے اہم فریضہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ سرکاری زمینوں کو چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کر دیا جائے۔ چنانچہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

اناج پر سے تمام پابندیاں اور دیگر سودوں پر جو ہندرہ فیصدی ٹیکس عاید ہوتا تھا وہ اٹھا دیا گیا ہے۔ (دستار)

قاہرہ میں اقوام متحدہ کے ثالث کا دفتر بند

قاہرہ ۲۱ اپریل۔ قاہرہ میں اقوام متحدہ کے ثالث کا دفتر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ دفتر جنگ فلسطین کے دوران میں قائم کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر رالف بنچ نے مصر کے وزیر اعظم ابراہیم عبد الہادی پاشا کو ایک خط تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے اقوام متحدہ کے دفتر کو ان کے فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں مدد دینے کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

بقایاداران بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید تعلیم الاسلام ہائی سکول

فسادات سے پہلے بورڈران اپنے گھروں میں گئے تھے اور خیال تھا کہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد وہ اپنے بقائے بیباق کر دیں گے۔ مگر مندرجہ ذیل بورڈران فسادات کے بعد حاضر سکول نہ ہوئے اور ان کے ذمہ ابھی تک بورڈنگ کا بقایا چلا آتا ہے۔ ہم نے بذریعہ اخبار الفضل ۱۸ اور ۱۹ اگست ۱۹۴۸ء والدین گارڈین صاحبان کی خدمت میں التماس کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کے بقایاجات صاف کر کے اس قومی قرضہ سے سبکدوش ہوں۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی اعلان کر چکے ہیں کہ ان کے بچوں پر بورڈنگ ہاؤس نے دوسرے بچوں کے فاضلہ سے امانتاً رقم خرچ کی تھی۔ اور اب بھی احباب کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے کہ جب تک وہ اس رقم کو واپس نہ کریں گے اس وقت تک ہم دوسرے بچوں کے فاضلے ادا نہیں کر سکتے۔ اور یہ قومی گناہ ہے۔ میں اس سلسلہ میں ان احباب کی دیانت داری کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اخبار الفضل اور ہمارے انفرادی نوٹس پر رقم کو یکمشت اور باقساط ادا کر کے اپنی دیانت اور امانت کا ثبوت دیا۔ میں انفرادی طور پر ان کا شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ اب بذریعہ اخبار بھی ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ جہاں انہوں نے اپنا فرض ادا کیا وہاں انہوں نے ہماری امداد بھی فرمائی۔

احباب کو چاہیئے کہ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ بصورت دیگر قضا کی معرفت اس قومی قرضہ کا فیصلہ کروانا پڑے گا۔ اور اس صورت میں مزید اخراجات کا بار ان پر ہوگا۔ امید ہے کہ احباب ہمیں دوسرے اقدام کا موقعہ نہیں دیں گے۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ

نام	اڈریس	رقم
صدر الامین	سید ابراہیم علی شاہ صاحب ریٹائرڈ سب رجسٹرار ڈنگ پور نور محلی بنگال	۳۲-۱۴-۰
مبشر احمد	بابو نذیر احمد صاحب کوٹھی نواب لوہارو گلی ماران دہلی	۳۲-۶-۰
عزیز احمد برمی	صوبیدار حمید احمد شاہ (H/C) ریکارڈ آفس بی۔ آر۔ سی برما۔	۱۶۸-۲-۹
منور احمد	جمعدار عزیز احمد۔ ای۔ ٹی۔ آر ڈیفنس ڈپو جبلپور (برما)	۲۳-۱۲-۹
محمد صغیر	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ڈپو ہولڈر کارخانہ بازار لائلپور سابق دارالیوگوئی سیکھواں	۳۲۷-۱۵-۹
صلاح الدین / فیض اللہ خلجی	صوبیدار غلام کبیر خانصاحب کانپور یو۔ پی سی۔ او۔ ڈی	۱۰۵-۷-۰
زبیر احمد کلکتی	خلیل احمد شاہ صاحب۔ ۳۴۔ رپن لین پارک سٹریٹ کلکتہ	۱۴۳-۰-۰
حمید اللہ	چوہدری عنایت اللہ خانصاحب۔ بمقام دھرک میانہ۔ ڈاکخانہ سیر کپور۔ ضلع سیالکوٹ	۳۸-۱۲-۹
محمود احمد بٹ	چوہدری محمد شریف احمد صاحب فیروز والا۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ	۸۶-۳-۹
عبد الشکور	عبد الحکیم صاحب احمدی ۷۸ ترکمان روڈ نئی دہلی	۵۴-۰-۰
محمد عبد اللہ	فتح الدین صاحب پیرکوٹ۔ تحصیل حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ	۲۹-۸-۹
مسیح الزمان	ڈاکٹر ایچ حیدر صاحب ۳۳ ماڈرن سٹریٹ پوسٹ آفس پارک سٹریٹ کلکتہ	۴۵-۱۵-۹
محمد ذکریا رنگونی	احمد نور محمد۔ رنگون والا۔ کھوڈپور جبیت پورہ کانگھیاواڑ	۵۴-۶-۹
ناصر احمد	چوہدری فضل احمد صاحب نمبردار بھیرو چیچی ضلع گورداسپور	۵۸-۴-۳
فضل الرزاق	انوار احمد کاملون ۷ ۱۹ پارک سٹریٹ کلکتہ۔	۱۵۸-۷-۶
فیض احمد	راجہ ہدایت علی خانصاحب بکول۔ ضلع گورداسپور حال ڈگری ضلع سیالکوٹ	۹-۰-۰
امین الرحمن / مجیب الرحمن	قاضی خلیل الرحمن صاحب۔ پی۔ سی۔ ایس (بنگال)	۱۴-۳-۳
بشارت احمد	نواب الدین صاحب چک ۳۱/۱۲ ڈاکخانہ ۷۲ تحصیل سرگودھا	۱۲-۱۵-۰
کریم الدین	کریم الدین۔ محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ شہر	۱۰۹-۸-۶
منیر احمد نسیم احمد	خواجہ غلام نبی صاحب سابق اڈیٹر روزنامہ الفضل	۲۳-۴-۳
مبارک سلیم مبارک جمیل	محمد اصغر نونی پوسٹ بکس ۴۴۔ بٹورا۔ ٹی۔ ٹی۔ افریقہ	۳۷-۷-۳
محمود احمد لاہوری	غلام احمد صاحب لاہور	۲۴-۱۳-۰
شفیع احمد بھوپالوی	بقاء اللہ صاحب پرنس موٹ ہاؤس چوک بازار بھوپال سٹیٹ	۲۳۲-۲-۳
عبد الباقی۔ عبد الحمید	غلام صمدانی صاحب خادم امیر جماعت برہمن بڑیہ بنگال	۲۰۹-۱۱-۳
محمد ہارون علیبے	محمد بھیبے صاحب معرفت محمد یعقوب صاحب ۸۰ کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ	۴۴-۶-۶
محمد انور محمد اشرف	بشیر محمد صاحب نیو لائٹ شوز سٹور بازار کلاں جالندھر شہر	۵۰-۰-۰
شیر علی	ڈاکٹر غلام احمد صاحب ٹیکچرار میڈیکل کالج کراچی	۵-۵-۹
حفیظ الدین / حمید الدین	شیخ ظہور الدین صاحب۔ معرفت۔ ڈاکٹر منظور احمد صاحب دار الفضل	۱۲-۹-۰

(باقی)

پاکستان تو قائم ہو گیا لیکن دل ابھی پاک نہیں ہوئے

یوم اقبال کے جلسہ میں خدیجہ فیروز الدین کی تقریر

لاہور ۱۸ اپریل۔ مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام یوم اقبال کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر مس خدیجہ فیروز الدین ڈپٹی ڈائرکٹرس محکمہ تعلیم پاک پنجاب نے فرمایا۔ پاکستان تو قائم ہو چکا ہے۔ لیکن دل پاک نہیں ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی زمین پاک ہوئی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اسلامی تعلیمات پر عمل کے لحاظ سے جو مثال پیش کی گئی ہے وہ مایوس کن ہے۔ اور مسلمانوں کے شایان شان نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ فیروز الدین شرعی پردے کے مطابق برقعہ پہن کر تقریر کر رہی تھیں۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے نہایت درد بھرے لہجہ میں فرمایا۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے پاکستان اس لئے حاصل نہیں کیا تھا۔ کہ ہم اغیار کی انگشت نمائی سے بچکر ایک الگ خطۂ ارض میں من مانی کارروائیاں جاری رکھیں۔ اور بلا روک ٹوک وہ کچھ کر سکیں۔ جو دوسروں کے درمیان رہ کر ہم نہیں کر سکتے تھے۔ یا یہ کہ اپنی سابقہ روایات اور اسلامی اوصاف کو سرے سے ہی بھلا بیٹھیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم شریعت کا نفاذ تو چاہتے ہیں۔ لیکن خود اس پر عامل نہیں ہیں۔ اسی طرح خواتین شرعی احکام کے مطابق اپنے حقوق کا مطالبہ تو کرتی ہیں۔ لیکن ان فرائض کو کما حقہ ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو شریعت کی رو سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت کا سپاہی آئے۔ اور ہم سے زبردستی نمازیں پڑھوائے۔ چاہیئے یہ کہ ہم جو دینی امور حکومت کے زور اور دباؤ کے ماتحت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے کریں۔ تا خدا کے نزدیک ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

حمید احمد خاں ایم۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ڈاکٹر اقبال اپنی زندگی میں کن اکابرین سلف سے متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ ان کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے "قادیانی مذہب" حضرت مجدد الف ثانی مولانا رومی مرزا عبد القادر بیدل اور بعض مغربی مفکرین سے تھوڑا بہت اثر ضرور قبول کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مرزا عبد القادر بیدل کے کلام سے وہ منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ جو مضامین کے اعتبار سے ان کے اور ڈاکٹر اقبال کے کلام میں مشترک ہیں۔

اجلاس کی پہلی نشست کی صدارت حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین نے فرمائی ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پہلی نشست میں ڈاکٹر اقبال کی شاعری پر متعدد مقالے اور نظمیں پڑھی گئیں۔ مولانا ابو الاثر حفیظ جالندھری اور حکیم عبد الکریم ثمر کا کلام بالخصوص بہت پسند کیا گیا۔

(سٹاف رپورٹر)

جاگیرداری کے نظام کا خاتمہ

لاڑکانہ ۱۸ اپریل۔ سندھ مسلم لیگ کی کونسل نے آج ایک قرارداد میں پاک پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں جاگیرداری نظام کو ختم کرنے کے لئے فوراً قانون منظور کریں۔

وزیر اعظم پاکستان لنڈن میں

لنڈن ۲۰ اپریل۔ آج وزیر اعظم پاکستان آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے وزرائے اعظم کی معیت میں لنڈن پہنچ گئے۔ پنڈت نہرو کل لنڈن پہنچیں گے

مسٹر منڈل کا عزم ڈھاکہ

کراچی ۱۸ اپریل۔ پاکستان کے وزیر قانون و محنت آنریبل مسٹر جوگندر ناتھ منڈل ۳۰ اپریل کو ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ آپ ۲۸ اپریل کو ڈھاکہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کے ہمراہ ان کے ڈپٹی سکرٹری مسٹر ... اسلم ہوں گے۔ (دستار)

پاکستان کے آئندہ آئین کے بارے میں سوالنامہ

کراچی ۲۰ اپریل۔ خیال ہے کہ پاک دستوریہ کا سکرٹریٹ مملکت کی مختلف جماعتوں کو ایک سوالنامہ روانہ کرے گا۔ جن میں ان سے پاکستان کے آئندہ آئین کے بارے میں رائے دریافت کی جائے گی۔ آئین کے بارے میں سکرٹریٹ کو اس وقت تک دو ہزار تجاویز موصول ہو چکی ہیں۔

۵ مخلصانہ طریق سے متحد العمل نہ ہو جائیں۔

میاں عبد الباری صاحب نے ضلع اور شہری لیگوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ ایسے پرانے مخلص کارکنوں کو بھی اصلاح حالات کے متعلق مشورہ میں شامل کریں۔ جو کوئی عہدہ حاصل نہیں کر سکے۔ تالیف قلوب سے ان کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں۔

معاہدۂ اوقیانوس۔ کامن ویلتھ اور مشرق و مغرب کے تعلقات

برطانیہ کے ہفت روزہ جرائد کا تبصرہ

لنڈن (ریڈیو سے) برطانیہ کے ہفت روزہ جرائد میں پچھلے ہفتے معاہدۂ اوقیانوس۔ کامن ویلتھ کے امور اور مشرق و مغرب کے تعلقات پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی۔

"سپیکٹیٹر" لکھتا ہے۔ کہ معاہدہ اوقیانوس پر اگر دار العوام میں اس رنگ میں کوئی بحث ہوتی۔ تو اچھا تھا۔ کہ اس کے بعد مغربی یورپ اور دیوار آہنی کی دوسری جانب کے ملکوں کے باہمی تعلقات کونسی صورت اختیار کریں گے۔ کہ برطانیہ کی ہمیشہ سے یہی پالیسی رہی ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتا رہتا ہے

آج برلن اور یوگوسلاویہ میں روس کا اثر بہت کم ہے۔ برلین میں مغربی مارک کے اجراء پر روس نے کوئی جواب میں قدم نہیں اٹھایا۔ اور یوگوسلاویہ میں مارشل ٹیٹو کے اثر و رسوخ میں کمی کے آثار نظر نہیں آتے۔ اس طرح یونان اور یوگوسلاویہ دونوں کو روس سے خطرہ ہے۔ اور مغربی ڈپلومیسی اس سلسلے میں بہت کچھ کر سکتی ہے۔"

سب سے اہم سوال جرمنی کا ہے۔ وہ ہمیشہ سے روس کا مخالف رہا ہے۔ اور اس کا جھکاؤ مغرب کی طرف نمایاں ہے۔ فرانس اور جرمنی کے درمیان روایتی دشمنی کم ہونی چاہیئے۔ اس سلسلے میں مغربی طاقتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جرمنی کے بارے میں ایک پالیسی پر اتفاق کریں۔ "اکانومسٹ" نے لکھا ہے۔ کہ معاہدۂ اوقیانوس حقیقت میں صرف اوقیانوسی علاقوں کے لئے نہیں۔ بلکہ اس سے باہر کے ممالک کے لئے بھی ہے۔ اور اب تو بحر الکاہل۔ بحر ہند اور بحیرہ روم کے علاقہ وار سمجھوتوں کا بھی ذکر ہونے لگا ہے۔

ایشیا کے مسائل کو حل کرنے کے لئے برطانیہ کی مساعی کا ایک تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے "نیو سٹیٹسمین اینڈ نیشن" لکھتا ہے۔ کہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ جنوبی افریقہ۔ لنکا اور کناڈا کا دورہ برطانیہ کے جن خاص ایلچیوں نے کیا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ یہ ملک ایمپائر کا ایک نیا اور بہتر تصور ڈھونڈ رہے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر ایوٹ نے کہا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ کامن ویلتھ کے آٹھ ملکوں میں سے پانچ ملک جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی بحر الکاہل میں ہیں۔ اور اس گروپ کے توازن میں اہم جغرافیائی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ لیکن ایشیا کے ملکوں کے اندر ایسے سماجی مسائل موجود ہیں۔ جو ان کی حکومتوں کے ساتھ زیر بحث سمجھوتوں کو پس پشت بھی ڈال سکتے ہیں۔ (ب۔ ا۔ س)

لیگ اسمبلی پارٹی کے چھ باغی ارکان کو چھ سال کے لئے لیگ سے خارج کر دیا گیا

پشاور ۱۸ اپریل۔ سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے باتفاق آراء مسلم لیگ وزارتی پارٹی کے چھ باغی ارکان کو سرحد اسمبلی میں کانگرس حزب مخالف کے ساتھ ناجائز گٹھ جوڑ قائم کر لینے کے جرم میں چھ سال کے لئے مسلم لیگ کی تنظیم سے خارج کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس ضمن میں مجلس عاملہ کا اجلاس کل رات بڑی دیر تک ہوتا رہا۔ اور اس میں اس ساتویں مخالف رکن کے متعلق فیصلہ کو آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جو انڈیپنڈنٹ رہا ہے۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ان چھ خارج شدہ ارکان اسمبلی کے نام یہ ہیں۔ سردار اسد جان خاں۔ ارباب محمد شریف۔ پیر عبد اللطیف زکوڑی۔ سلطان حسن علی۔ راجہ سردار خاں اور قطب الدین خاں۔ نواب ٹانک ساتویں آزاد رکن جن کے متعلق فیصلہ ملتوی رکھا گیا ہے۔ میاں مشرف شاہ ہیں۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ مجلس عاملہ نے حکومت پاکستان کو متنبہ کیا۔ کہ کوئی ایسی تجویز یا پلان منظور کیا جائے۔ جس میں کشمیر کی تقسیم مضمر ہو۔

سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں پاکستان کے خلاف حکومت افغانستان کے پروپیگنڈا کی پرزور مذمت کی۔ اور اسلامی اخوت کے نام پر حکومت افغانستان سے اپیل کی۔ کہ وہ موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کرتے ہوئے دشمنان اسلام کا آلۂ کار بننے سے احتراز کرے اور پاکستان کا بہترین اسلامی ہمسایہ ثابت ہو۔

صوبہ سرحد میں جاگیروں کو ختم کر دینے کا فیصلہ

پشاور ۱۲ اپریل۔ آج سرحدی کابینہ نے گورنر کی زیر صدارت تین گھنٹوں کی بحث و تمحیص کے بعد صوبہ میں جاگیروں کو ختم کر دینے کا فیصلہ کر دیا۔

کل اس سلسلہ میں وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں نے صوبائی لیگ کی مجلس عاملہ کے ارکان سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ یاد رہے۔ کہ یہ معاملہ صوبائی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں بھی پیش ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں سات ارکان اسمبلی لیگ پارٹی کی رکنیت سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

پارٹی بازی کے خاتمہ کیلئے میاں عبد الباری کی اپیل

لاہور ۱۸ اپریل۔ میاں عبد الباری صدر صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب نے تمام ضلع و شہری لیگوں کے صدر اور سکرٹری صاحبان کے نام ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ سے معاندت مخالفت اور پارٹی بازی کو دور کرنے کے لئے فوراً ایک حتمی کوشش کریں۔ میاں صاحب اس سلسلہ میں تمام اضلاع کا دورہ کرنے والے ہیں صدر صوبہ مسلم لیگ نے کہا ہے۔ کہ کسی پروگرام کے عمل نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ مسلم لیگ کے پرانے مخلص کارکن ۳ ص ش